

## غفران مآب اور مشاہد مقدسہ

ابوالبلاغہ مولانا سید علی داؤد صاحب، مدیر ماہنامہ ’مبلغ‘، لکھنؤ

ثواب میں وہ افراد سہیم ہیں جنہوں نے حضرت غفران مآب کی توجہ دلائی۔ ذیل میں ہم عراق عرب کے نامور عالم آقا سید علی قدس سرہ کے نامہ فیض شامہ کے وہ فقرات لکھتے ہیں جن میں اس روضہ پر توجہ دلائی ہے:-

چہ خرابی با کہ بر روضہ مقدسہ جد بزرگوار ما و شما جناب سید الشہداء رسیدہ از آنجملہ صندوق مبارک آن معصوم بالفعل شکستہ کہ بنور تعمیر نہ شدہ و در بانی روضہ مقدسہ معہ در بانی حجرات صحن مقدس خورد و از ہم پاشیدہ نزدیک بآن رسیدہ کہ شعائر اسلام بر طرف شود مسموع شد بلکہ مکاتیب چند از صوبہ ہندوستان از بعضی رسیدہ کہ از خوانین عظام صوبہ لکھنؤ و از خود مبلغ یک لکھ و نیم روپیہ کہ عبارت از یکصد و پینجاہ ہزار روپیہ بودہ باشد جمع نمودہ بجہت انجام دادن شکست روضہ منورہ و اعانت فقراء حقا بعرضہ ظہور نہ رسیدہ حالا یقین ہست کہ بیچ وجہ من الوجوہ دریغ نخواہند فرمود۔

اس صدائے احتجاج پر جناب نے لبیک کہا اور فرمانروایان اودھ کو اور نیز اپنی جیب خاص سے اعلیٰ پیمانہ پر درستی کی۔ اسی طرح دیگر مشاہد مقدسہ روضہ امام حسن عسکریؑ اور روضہ حضرت خڑا اور قہ حضرت ابوالفضل العباسؑ روحی لہ الفداء کی درستی کا بھی واقعات خاندان اجتہاد سے پتہ چلتا ہے جس کے شواہد اس جگہ درج کرنا خالی از اطناب نہیں۔ (۱۳۲۹ھ)



اس خانوادہ کی تبلیغی کوششیں اور ترویج مذہب میں ہر فرد کا انتہائی انہماک، ایسا نہیں ہے جو دشمنوں کے چھپانے سے مخفی رہے۔ اگر نا قدر شناس ہستیاں زمانہ کے کروٹ بدلنے سے اپنی امتنان کے فریضہ کو فراموش کر گئی ہیں تو مجھے مسرت ہے کہ شیعہ دنیا کے درو دیواران ذوات کی یاد قلوب میں تازہ کرنے کے لئے مستقل محرک ہیں اور جن مقدس عمارات کو ہم مذہبی حیثیت سے زیارت گاہ سمجھتے ہیں ان کے سر بلند اور فلک نما منارے اپنے نقش و نگار سے غفران مآبؑ اور ان کی اولاد کی قومی اور مذہبی خدمتوں کو یاد دلاتے ہیں۔ بعض واقعہ نگاران خاندان اجتہاد نے قبل ازیں اس موضوع پر کسی قدر روشنی ڈالی تھی لیکن ہم اس تفصیل کو دلیل و برہان سمیت قوم کے سامنے پیش کرتے ہیں تاکہ دنیا اس بات کا فیصلہ کرے کہ یہ وہ مقدس ہستیاں تھیں جنہوں نے اعلاء شعائر اللہ میں نہ بھولنے والی یادگار قائم کی ہے جو صدیاں گزر جانے سے بھی مٹ نہیں سکتی۔

روضہ سید الشہداء علیہ آلاف التحیۃ والثناء:- شاہان اودھ کو توجہ دلا کر اس روضہ مبارک کی مرمت میں حصہ لیا گیا۔ میرے خیال میں تمام خاندان اجتہاد اگر افتخار کرے کہ ہمارے مورث اعلیٰ حضرت غفران مآبؑ وہ روشن دماغ اور قوم پرور و مذہب پرست شخص تھے جن کے مساعی جلیلہ نے ان کے سید و آقا کے روضہ کی تعمیر میں سعی کی تو غالباً یہ افتخار نسلاً بعد نسل جاری رہ سکتا ہے اور بمقادیر حدیث شریف الدال کفاعلہ اس خدمت کا اجر اسی عالم ربانی کے نامہ عمل میں ثبت ہوگا یا